ادؔا جعفری
(۱۹۲۴ء-۲۰۱۵ء)

www.ilmkidunya.com

ادؔا جعفری کا اصل نام عزیز جہاں ہے۔ وہ بدایوں (ہندوستان) میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد کا نام مولوی بدرالحسن تھا، جو اِن کی کم سنی ہی میں وفات پا گئے۔ ادا جعفری کی تعلیم و تربیت ننھیال میں ہوئی، جہاں علمی و تہذیبی ماحول نے ان کی شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر کتب کے مطالعے اور تخلیقی مشاغل میں بھی گہری دلچسپی لی۔

ادؔا جعفری نے محض تیرہ برس کی عمر میں شاعری کا آغاز کیا۔ ابتدا میں وہ ''ادؔا بدایونی'' کے نام سے شعر کہتی رہیں۔ ۱۹۴۷ء میں نورالحسن جعفری سے شادی کے بعد ''ادا جعفری'' کے نام سے شناخت حاصل کی۔ ان کی شاعری میں غزل کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ان کی شاعری میں سادگی، لطافت، فکری سنجیدگی اور نسائی وقار نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ ان کی غزلیں ان کی زندگی میں ہی قبولیتِ عامہ کا درجہ حاصل کر چکی تھیں۔ خاص طور پر ''ہونٹوں پہ کبھی ان کے مرا نام ہی آئے'' ایسی غزل ہے جسے بہت شہرت ملی۔ اس غزل کو استاد امانت علی خان نے اپنی دل کش آواز میں گا کر امر کر دیا۔ اسی طرح، ایک اور غزل ''یہ فخر تو حاصل ہے، بُرے ہیں کہ بھلے ہیں'' نے ادا جعفری کو عوامی سطح پر بھی بے پناہ مقبولیت عطا کی۔

اہم تصانیف:

ادا جعفری کے نمایاں شعری مجموعوں میں ''میں ساز ڈھونڈتی رہی''، ''شہرِ درد''، ''حرفِ شناسائی''، ''غزالاں تم تو واقف ہو''، ''سفر باقی ہے'' اور ''سازِ سخن بہانہ ہے'' شامل ہیں۔ ان کی کلیات ''موسم موسم'' کے عنوان سے منصۂ شہود پہ آئی۔ خودنوشت سوانح عمری ''جو رہی سو بے خبری رہی'' کے نام سے شائع ہوئی جو اردو نثر کا اہم شاہ کار سمجھی جاتی ہے۔

حکومتِ پاکستان کی طرف سے ادؔا جعفری کو تمغائے امتیاز، ہلالِ امتیاز اور دیگر ادبی اعزازات حاصل ہوئے۔ ان کے ایک شعری مجموعے ''شہرِ درد'' پر انھیں آدم جی ادبی ایوارڈ بھی دیا گیا۔

سبق: ۲۱

غزل

تدریسی مقاصد:

☆ غزل کے سادہ، شگفتہ اور اثر انگیز اسلوب کی تحسین کرنا
☆ سماجیات، تنقید اور لوگوں کے رویّوں کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا
☆ طلبہ کو ادا جعفری کی غزل کے نسائی لب و لہجے سے آشنا کرنا
☆ شعری خوبیوں اور شعری حُسن سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت پیدا کرنا

www.ilmkidunya.com

یہ فخر تو حاصل ہے، بُرے ہیں کہ بھلے ہیں
دو چار قدم ہم بھی ترے ساتھ چلے ہیں

جلنا تو چراغوں کا مقدر ہے ازل سے
یہ دل کے کنول ہیں کہ بُجھے ہیں نہ جلے ہیں

نازک تھے کہیں رنگِ گل و بُوئے سمن سے
جذبات کہ آداب کے سانچے میں ڈھلے ہیں

تھے کتنے ستارے کہ سرِ شام ہی ڈوبے
ہنگامِ سحر کتنے ہی خورشید ڈھلے ہیں

جو جھیل گئے ہنس کے کڑی دھوپ کے تیور
تاروں کی خنک چھاؤں میں وہ لوگ جلے ہیں

جب تیرے تصور نے جلائی نہیں شمعیں
لمحات وہی اپنے دل و جاں پہ کُھلے ہیں

اک شمع بجھائی تو کئی اور جلا لیں
ہم گردشِ دوراں سے بڑی چال چلے ہیں

(شہردرد)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:

(الف) شاعرہ نے مطلع میں کس بات پر فخر کا اظہار کیا ہے؟
(ب) دل کے کنول اور چراغوں میں کیا تعلق ہے؟
(ج) ''ہنگامِ سحر'' سے کیا مراد ہے؟
(د) کڑی دھوپ برداشت کرنے والوں کے ساتھ کیا ہوا؟
(ہ) شاعرہ نے گردشِ دوراں سے کیا چال چلی ہے؟

۲۔ درج ذیل کثیر الانتخابی سوالات میں درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) ازل سے چراغوں کا مقدر ہے:
(الف) بجھنا (ب) جلنا (ج) پگھلنا (د) چمکنا

(ii) غزل کے پہلے مصرعے میں صنعت استعمال ہوئی ہے:
(الف) تضاد (ب) تکرار (ج) رعایتِ لفظی (د) مبالغہ

(iii) رنگِ گل و بوئے سمن سے زیادہ نازک تھے:
(الف) آداب (ب) خیالات (ج) جذبات (د) احساسات

(iv) سرِ شام ڈوب گئے:
(الف) ستارے (ب) خورشید (ج) چراغ (د) چاند

(v) ''چال چلنا'' ہے:
(الف) روزمرّہ (ب) تشبیہ (ج) محاورہ (د) استعارہ

www.ilmkidunya.com

۳۔ اس غزل کی ردیف اور قوافی کی نشان دہی کریں۔

۴۔ زیرِ مطالعہ غزل کا درج ذیل شعر پڑھیں اور بتائیں کہ "گھلنا، گُھلنا اور کِھلنا" میں کیا فرق ہے اور اس شعر میں کون سا لفظ استعمال ہوا ہے؟

جب تیرے تصور نے جلائی نہیں شمعیں　　لمحات وہی اپنے دل و جاں پہ کھلے ہیں

۵۔ زیرِ مطالعہ غزل میں صنعتِ تضاد، صنعتِ کنایہ، رعایتِ لفظی اور صنعتِ مراعات النظیر وغیرہ کی نشان دہی کریں۔

۶۔ ادا جعفری نے کہا ہے:

نازک تھے کہیں رنگِ گُل و بُوئے سمن سے　　جذبات کہ آداب کے سانچے میں ڈھلے ہیں

ذیل میں دیے گئے اشعار غور سے پڑھ کر بتائیں کہ ان کا آپس میں کیا فکری اور معنوی تعلق بنتا ہے:

دور بیٹھا غبارِ میرؔ اُن سے　　عشق بن یہ ادب نہیں آتا　(میر تقی میرؔ)

خیالِ خاطرِ احباب چاہیے ہر دم　　انیسؔ ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو　(میر انیسؔ)

۷۔ روزمرّہ کی پابندی اور محاورات کا ماہرانہ اور خوب صورت استعمال شاعری کا حسن بڑھانے کا سبب بنتا ہے اور ہر طرح کی تحریر اور نظم و نثر کا وقار بلند کرتا ہے۔ درج ذیل محاورات کو جملوں میں استعمال کریں:

دل بجھنا	دام میں آنا	دکان بڑھانا	طوطی بولنا	لوہا ماننا	آنکھ لگنا
ہاتھ مَلنا	آسمان گرنا	گُل کھلنا	آنکھیں کھلنا	ہوا دینا	ہاتھ کاٹنا

۸۔ ادا جعفری کی زیرِ مطالعہ غزل میں شمع بجھنے اور شمع جلنے کا ذکر ہوا ہے۔ آپ نے سالِ اوّل میں احمد فرازؔ کا یہ شعر پڑھا تھا:

شکوۂ ظُلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا　　اپنے حصّے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

شمع کے حوالے سے مختلف شاعروں کے مزید اشعار سنائیں اور ان پر تبصرہ بھی کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ انٹرنیٹ یا لائبریری سے ادا جعفری کا مجموعۂ کلام حاصل کریں، اس کا بغور مطالعہ کریں اور نسائی ادب میں ادا جعفری کی حیثیت پر اپنی رائے دیں۔
☆ ''وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ'' کے موضوع پر ایک مباحثے کا اہتمام کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ ادا جعفری کی شخصیت، ان کے ادبی مقام اور پاکستانی شاعرات میں ان کے کردار پر مختصر روشنی ڈالیں۔
☆ غزل کو دل نشین انداز میں پڑھیں اور طلبہ سے بھی پڑھوائیں۔
☆ غزل کی ادبی خصوصیات یعنی سادگیِ بیان، برجستگی، جذبے کی سچائی، نسائی احساس اور انفرادیت پر گفت گو کریں۔
☆ طلبہ کو مختلف شعری صنعتوں کی شناخت اور ان کا اِستحسانی نقطۂ نظر سے استعمال سکھائیں۔

www.ilmkidunya.com